غزلیں

گوہرؔ شیخ پوروی

○

کسی جانب بھی ایماں کا اُجالا ہے، نہیں ہے نا!
مگر انساں کو احساسِ خسارہ ہے، نہیں ہے نا!

غریبِ شہر کے بچوں کو جو کچھ پل خوشی بخشے
کوئی ایسا بھی دنیا میں کھلونا ہے، نہیں ہے نا!

جہاں خوشیاں ہی خوشیاں ہوں محبت ہی محبت ہو
کسی جانب کوئی ایسا نظارہ ہے، نہیں ہے نا!

خوشی سے اپنے بوڑھے باپ کی بن جائے جو لاٹھی
زمانے میں کوئی اب ایسا بیٹا ہے، نہیں ہے نا!

نئی تہذیب نے ساری پرانی قدریں کھو ڈالیں
بتاؤ معتبر اب کوئی رشتہ ہے، نہیں ہے نا!

کبھی اک آدمی اک آدمی کے کام آتا تھا
رواداری کا اب بھی وہ زمانہ ہے، نہیں ہے نا!

شرافت چھوڑ دی ہے حضرت انساں نے یوں شاید
کہیں بھی اب شریفوں کا ٹھکانہ ہے، نہیں ہے نا!

فقیرانہ مزاج اس کا ہے گوہرؔ اس لیے شاید
کس زردار کا لب پر قصیدہ ہے، نہیں ہے نا!

سائبان، دولی گھاٹ، پٹنہ سٹی (بہار)

ہارون شامیؔ

○

مدّت ہوئی نکلے ہوئے خوابوں کے سفر میں
اب دیکھئے کب آتا ہوں میں لوٹ کے گھر میں

آنے کی مسرت ہے، نہ جانے کا کوئی غم
مہماں کی طرح رہتا ہوں اپنے ہی گھر میں

دُنیا کی نظر میں وہ فقط اشکِ رواں تھا
کچھ خواب بھی شامل تھے مگر دیدۂ تر میں

حیرت سے مجھے دیکھ رہے تھے مرے اپنے
جیسے چلا آیا تھا کسی اور کے گھر میں

کہتے تھے کہ سائے کی طرح ساتھ رہیں گے
افسوس وہی چھوڑ گئے مجھ کو سفر میں

اُٹھتی ہی نہیں اُس کی نظر اب سرِ محفل
وہ شخص کہ گر جاتا ہے جو اپنی نظر میں

میں نے جو کہا تھا وہ کسی نے نہیں لکھا
لیکن جو کہا بھی نہیں شامل ہے خبر میں

افسوس کہ پہچان نہ پایا کوئی شامیؔ
شامل تھا مرا نام کبھی اہلِ نظر میں

3/137، وویک کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ موبائل:9415109335